https://doi.org/10.58352/tis.v49i2.939

The Islamic Culture
Bi-Annual Research & Refereed Journal
Published by
Sheikh Zayed Islamic Centre,
University of Karachi
الثقافة الإسلامية
ISSN (Print) : 1813-775X
ISSN (Online) : 2663-1709

قرآن اور دعا پڑھ کر دَم کرنے کا شرعی ثبوت اور تحقیقی جائزہ

SHARIAH EVIDENCE AND RESEARCH REVIEW OF BLOWING AFTER QURAN AND DUA

Dr. Muhammad Rashid Khan Awan
Assistant Professor, Sir Syed University of Engineering and Technology, Karachi
Email: rashidawan197999@gmail.com

Asma Perveen
Lecturer, Sir Syed University of Engineering and Technology, Karachi
Email: asperveen@ssuet.edu.pk

Abstract:

This article will in one way lead to our ideological reformation and in another way it will make us aware of the growing ignorance and misguidance in the society. It also provides proof of healing from Quranic verses and Prophetic prayers (Masnoon Prayers) and also gives thought and motivation to act on it. In this article, the spiritual method of healing the sick is explained. How we can heal by blowing through Quranic verses and Prophetic prayers and the Sunna method of blowing with verses and prayers (رقية) is also mentioned. Along with it, it has been advised to stay away from such ignorant people those who deceive people by pretending to be fake sages and aged and cause mischief and destruction in the society.

Keywords: Quranic verses, Prophetic prayers, blowing, healing, Sick, fake sages, Aged

تعارف:

دورِ حاضر میں آئے دن جعلی پیر فقیروں کے دَم درود، جھاڑ پھونک، جادو ٹونے کے نام پر عوام الناس کو گمراہ کرنے کے واقعات اور ہوش ربا خبروں سے کون باخبر نہیں، ان کے غیر شرعی افعال نے اسلام کی عظیم روحانیت کی روح کو مجروح کر دیا ہے، اور لوگوں کو روحانیت اور تصوف جیسے تزکیہ ٔنفس کرنے والے پاکیزہ طریقوں سے دور کر دیا ہے۔ آجکل لوگ نقل کی وجہ سے اصل سے بھی محروم ہو گئے ہیں۔ لہٰذا ان کی بڑھتی ہوئی بے راہ روی کو ملحوظِ خاطر رکھتے ہوئے دَم کے شرعی ثبوت اور اس کے طریقوں کو قرآن و سنّت کی روشنی میں مدلّل انداز میں بیان کرنے کی سعی کی ہے۔

عربی کا مشہور مقولہ ہے (العوام کالانعام) عوام الناس چوپائے کے مانند ہیں۔ جہاں چرواہا ہانک دے یہ ریوڑ اسی سمت پر چل پڑتا ہے، ہم آئے دن الیکٹرونک میڈیا، پرنٹ میڈیا، سوشل میڈیا اور دیگر ذرائع سے عوام الناس کے ان جعلی عاملوں کے چکر میں پھنس کر اپنا تن من دھن لٹانے کے واقعات سنتے رہتے ہیں، اور حیران و پریشان ہوتے رہتے ہیں کہ یہ عوام کو کیا ہو گیا ہے؟ اور لوگ بغیر تحقیق کئے ہر جاہل کے پاس فائدہ حاصل کرنے کی غرض سے پہنچ جاتے ہیں۔

عوام الناس کا اندھا اعتماد ان کو بربادی کے تاریک گڑھوں میں گراتا رہتا ہے، مگر لوگ بغیر سوچے سمجھے ایسے لوگوں کے پاس بکثرت جاتے ہیں جن کو نہ قرآن و حدیث کا کوئی علم ہوتا ہے اور نہ ہی کوئی دعا یاد ہوتی ہے جو پڑھ کر شرعی طریقے سے کسی پر دَم کر سکیں، وہ لوگوں کو بے وقوف بنا کر ان سے پیسہ وصول کرتے رہتے ہیں اور اس طرح جعلی عاملین اپنی عیاشی کی زندگی میں مصروفِ عمل ہیں۔

اس وقت عوام الناس میں شعور بیدار کرنے کی اشد ضرورت ہے تاکہ ایسے دھوکے بازوں سے اپنے آپ کو اور اپنے گھر والوں کو بچائیں۔ اپنے اندر اتنا شعور بیدار کریں کہ آپ خود قرآن اور مسنون دعا پڑھ کر اپنے پر اور اپنے بچوں پر دَم کر سکیں۔ ہم مسلمان ہیں ہمیں ہمارے مذہب نے جو تعلیمات فراہم کی ہیں بس اس پر عمل کریں، ان جعلی عاملوں کے آستانوں سے بچیں اور خود قرآن و سنت سے آگاہی حاصل کریں اور ان دعاؤں کو یاد کریں جو سنتِ نبوی علیہ التحیۃ والثناء سے ثابت ہیں۔ یہ موضوع ہمارے لیے شرعی رہنمائی کا باعث ہوگا اور ترکِ مفسدات اور غیر ضروری افعال سے بچنے کے لیے بہت معاون ثابت ہوگا۔

(دَم) کی تعریف:

دَم کرنے سے متعلق متعدد احادیث موجود ہیں جن میں (تَفْلٌ) اور (نَفْثٌ) کے الفاظ آئے ہیں۔ ان سے کیا مراد ہے آیئے پڑھتے ہیں۔

ابوالفضل جمال الدین محمد بن مکرم ابن منظور الانصاری الافریقی (متوفی: ۷۱۱ ھ) لکھتے ہیں:

(تَفْلٌ) منہ سے پھونک مارنے کو کہتے ہیں، اس کے ساتھ کچھ لعاب دہن کی آمیزش ہوتی ہے۔(۱)

اور جو بغیر لعابِ دہن کے فقط پھونک ہو وہ (نَفْثٌ) ہے۔(۲)

جو پھونک بغیر تھوک کے فقط ہوا ہو وہ (نَفخٌ) ہے۔(۳)

یوں سمجھ لیں! اگر پھونک کے ساتھ کچھ تھوک ملا یا جائے تو وہ (تَفْلٌ) ہے اور اس سے بھی کم مقدار میں تھوک کی آمیزش ہو تو وہ (نَفْثٌ) ہے، اور جو تھوک کے بغیر فقط ہوا ہو وہ (نَفخٌ) ہے۔ تھوک جب تک منہ کے اندر رہے تو وہ (رِیْقٌ) ہے۔(٤)

جو تھوک منہ سے مکمل باہر پھینکا جائے تو وہ (بَزْقٌ) ہے۔(٥)

ابن قیم الجوزیہ محمد بن ابی بکر بن ایوب الدمشقی الحنبلی (متوفی: ٧٥١ھ) لکھتے ہیں:

(وفي النفث والتفل استعانة بتلك الرطوبة والهواء) (نَفْثٌ) اور (تَفْلٌ) میں منہ کی رطوبت اور ہوا کی برکت سے مدد طلب کرنا ہوتا ہے۔(٦)

آیاتِ الٰہیہ اور دعائے ماثورہ پڑھ کر دَم کرنے والے کے لئے سنّت طریقہ یہ ہے کہ پھونک کے ساتھ نہایت قلیل مقدار میں منہ کا پانی بھی شامل کرے۔ اسی کو (نَفْثٌ) کہتے ہیں۔

احادیث مبارکہ کی روشنی میں دَم کا شرعی ثبوت:

خاتم النّبیّین حضرت محمد رسول اللہ ﷺ کے لعابِ دہن کی شان کا عالم تو یہ تھا کہ کھاری کنویں اس کے اثر سے شیریں ہو جاتے، بیمار شفاء پاتے، مریض صحت پاتے، اندھی آنکھیں درست ہو جاتیں، ٹوٹی ہوئی پنڈلیاں جڑ جاتیں تھیں۔ بعض لوگ لاعلمی کی بناء پر دَم کرنے اور کرانے کے عمل پر اعتراضات کرتے اور اس کو ضعیف الاعتقادی قرار دیتے ہیں، حالانکہ دَم کرنے کرانے کا عمل اللہ تعالیٰ اور اس کے آخری نبی حضرت محمد رسول اللہ ﷺ کو پسند ہے۔ حضور اکرم ﷺ نے خود دَم کیا اور دَم کرایا اور دَم کرنے کی ترغیب دی۔ اب ہم وہ حدیثیں پیش کریں گے جن سے یہ بات واضح ہو جائیگی:

(۱) بندوں کا ایک دوسرے کو دَم کرنا اللہ تعالی کو پسند ہے۔

(۲) دَم کرنا اور دَم کرانا نبیِ کریمؐ کی سنّت ہے۔

(۳) دَم کرنا و کرانا صحابہ کرام علیہم الرضوان کی سنّت ہے۔

جبرائیل علیہ السلام کا حضور اکرم ﷺ کو دَم کرنا:

امام مسلم بن حجاج بن مسلم القشیری (متوفی: ٢٦١ھ) نقل فرماتے ہیں:

حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ حضرت جبرائیل علیہ السلام حضور اکرم ﷺ کی خدمت بابرکت میں حاضر ہوئے اور عرض کیا: یا رسول اللہ ﷺ! کیا آپ کو تکلیف ہے؟ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: جی ہاں، تو حضرت جبرائیل علیہ السلام نے کہا:
بِسْمِ اللّٰہِ اَرْقِیْکَ مِنْ کُلِّ شَیْءٍ یُّؤْذِیْکَ مِنْ شَرِّ کُلِّ نَفْسٍ اَوْ عَیْنِ حَاسِدٍ اَللّٰہُ یَشْفِیْکَ بِسْمِ اللّٰہِ اَرْقِیْکَ (۷)

حضرت سیّدتنا عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے کہ جب بھی رسول اللہ ﷺ کو کوئی تکلیف لاحق ہوتی تو جبریل امین علیہ السلام دَم فرمانے حاضر ہو جاتے: دَم کے الفاظ حدیث مبارکہ میں موجود ہیں۔
بِاسْمِ اللّٰہِ یُبْرِیکَ وَمِنْ کُلِّ دَاءٍ یَشْفِیکَ وَمِنْ شَرِّ حَاسِدٍ إِذَا حَسَدَ وَشَرِّ کُلِّ ذِی عَیْنٍ (۸)

اہلِ علم جانتے ہیں کہ فرشتے بغیر امرِ الٰہی کچھ نہیں کرتے، چنانچہ قرآن کریم میں فرشتوں سے متعلق ہے:
(لَّا یَعْصُوْنَ اللّٰہَ مَآ اَمَرَہُمْ وَ یَفْعَلُوْنَ مَا یُؤْمَرُوْنَ)

اللہ کا حکم نہیں ٹالتے اور جو انہیں حکم ہو وہی کرتے ہیں (۹)

کچھ مواقع ایسے بھی آئے ہیں جن میں اللہ تبارک وتعالیٰ نے حضرت جبرئیل علیہ السلام کو دَم کرنے اپنے محبوب کریم ﷺ کے پاس بھیجا۔ جیسا کہ امام جلال الدین ابو الفضل عبد الرحمٰن بن ابی بکر السیوطی (متوفی ۹۱۱ھ) لکھتے ہیں:

حضرت جبرائیل علیہ السلام نے عرض کیا کہ انہیں خود اللہ تبارک وتعالیٰ نے بھیجا ہے: اصل الفاظ یہ ہیں:
اِنَّ رَبَّکَ اَرْسَلَنِیْ اِلَیْکَ لِاَرْقِیَکَ

مجھے آپ کے ربّ نے آپ کی طرف بھیجا ہے تاکہ میں آپ کو دَم کروں (۱۰)

حضور اکرم ﷺ سے جب کوئی دَم کی اجازت طلب کرتا تو آپ ﷺ اس کو اجازت عطا فرماتے تھے۔ جیسا کہ ابو عبد اللہ محمد بن اسماعیل بخاری رحمۃ اللہ علیہ (متوفی ۲۵۶ھ) نقل فرماتے ہیں: حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے (سانپ و بچھو) کے ڈسے پر دَم سے متعلق پوچھا گیا تو فرمایا کہ رسول اللہ ﷺ نے ہر ڈسنے (کاٹنے) والے جانور سے متعلق دَم کرنے کی اجازت عطا فرمائی۔ (۱۱)

امام مسلم بن حجاج بن مسلم القشیری (متوفی: ۲۶۱ھ) نے جو روایت نقل کی ہے اس میں کچھ الفاظ زیادہ ہیں: حضرت عبد الرحمن بن اسود رضی اللہ عنہ اپنے والد سے روایت کرتے ہیں کہ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے انصار کے گھر والوں کو ہر ڈسنے والے جانور سے متعلق دَم کی اجازت عطا فرمائی۔ (۱۲)

بالخصوص سانپ اور بچھو کے کاٹنے پر دَم کرنے کی اجازت مرحمت فرمائی ہے جیسا کہ الحافظ ابو عبد اللہ محمد بن یزید قزوینی ابن ماجہ (متوفی ۲۷۵ھ) نقل فرماتے ہیں: حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے سانپ اور بچھو کے کاٹنے پر دَم کرنے کی اجازت عطا فرمائی۔ (۱۳)

اس کے علاوہ کافی احادیث مبارکہ وہ ہیں جن میں اللہ تبارک وتعالیٰ کے آخری نبی حضرت محمد رسول اللہ ﷺ کا سوتے وقت خود کو دَم فرمانا ثابت ہے جیسا کہ ابو عبداللہ محمد بن اسماعیل بخاری رحمۃ اللہ علیہ (متوفی ۲۵۶ ھ) نقل فرماتے ہیں:

اُمُّ المومنین حضرت سیّدَتُنا عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ جب رسول اللہ ﷺ آرام فرمانے کے لیے بستر پر تشریف لاتے تو دونوں ہاتھوں کو جوڑ کر سورۂ اخلاص، فلق اور ناس پڑھ کر دَم کرتے اور بدن اقدس کے جس حصے تک ہاتھ پہنچتے وہاں ہاتھ پھیرتے مگر ہاتھ پھیرنے کی ابتداء سر اور چہرے سے ہوتی اور جسم اقدس کے اگلے حصے سے اور اسی طرح تین مرتبہ یہ عمل کرتے تھے۔(۱۴)

اس کے علاوہ یہی حدیث مبارکہ درج ذیل کتب میں بھی موجود ہے۔(۱۵)

بعض احادیث طیّبات میں سورۂ اخلاص کا ذکر نہیں صرف سورۂ فلق اور سورۂ ناس کا ذکر ہے۔(۱۶)

امام جلال الدین ابو الفضل عبد الرحمن بن ابی بکر السیوطی (متوفی ۹۱۱ ھ) لکھتے ہیں: امام بطال رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا: معوذات جامع الدعاء پر مشتمل ہے اس میں ایسی تاثیر ہے جو قرآن کریم کی کسی اور سورت میں نہیں ہے کیونکہ ان میں جادو، حسد، شیاطین، کے شر اور وسوسہ وغیرہ سے پناہ ہے۔(۱۷)

مذکورہ بالا احادیث میں رسول اللہ ﷺ کا اپنے آپ پر دَم کرنے کا ذکر ہوا اور حضرت جبرائیل علیہ السلام کا آپ پر دم کرنے کا ثبوت ملتا ہے اور حسبِ ذیل احادیث میں یہ ذکر ہے کہ حضور اکرم ﷺ نے بذاتِ خود مریضوں پر دَم فرمایا۔

رسول اللہ ﷺ کا مریضوں پر قرآن مجید کی آیات اور دعا پڑھ کر دَم فرمانا:

امام مسلم بن حجاج بن مسلم القشیری (متوفی: ۲۶۱ھ) نقل فرماتے ہیں: اُمُّ المومنین حضرت سیّدَتُنا عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا بیان فرماتی ہیں کہ جب رسول اللہ ﷺ کے گھر والوں میں سے کوئی بیمار ہوتا تو آپ اس پر سورۂ فلق اور سورۂ ناس پڑھ کر دَم فرماتے۔(۱۸)

ابو القاسم سلیمان بن أحمد الشامی الطبرانی (متوفی ۳۶۰ھ) نقل فرماتے ہیں: حضرت سائب بن یزید رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں:

عَوَّذَنِي رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِفَاتِحَةِ الْكِتَابِ تَفْلًا

رسول اللہ ﷺ نے سورۂ فاتحہ پڑھ کر کچھ لعاب کی آمیزش سے مجھے دَم فرمایا(۱۹)

اللہ تبارک وتعالیٰ کے آخری نبی حضرت محمد رسول اللہ ﷺ نے دَم کے الفاظ بھی اپنی امّت کو سکھائے ہیں تاکہ کسی بھی بیماری یا پریشانی کی صورت میں بندہ خود بھی دعا پڑھ کر اپنے آپ یا اپنے مریضوں پر دَم کر کے اللہ تعالیٰ سے شفایابی طلب کر سکتا ہے۔ جیسا کہ الحافظ ابو عبداللہ محمد بن یزید قزوینی ابن ماجہ (متوفی ۲۷۵ھ) نقل فرماتے ہیں: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: رسول اللہ ﷺ میری عیادت کے لئے تشریف لائے تو ارشاد فرمایا: کیا میں تمہیں ان کلمات سے دَم کروں، جنہیں جبرائیل علیہ السلام لے کر آئے؟ میں نے عرض کیا میرے ماں باپ آپ پر فدا ہوں، کیوں نہیں؟ تو آپ

ﷺ نے تین مرتبہ یہ کلمات ارشاد فرمائے:
بِسْمِ اللّٰہِ اَرْقِیْکَ وَاللّٰہُ یَشْفِیکَ مِنْ کُلِّ دَآءٍ فِیکَ مِنْ شَرِّالنَّفّٰثٰتِ فِیْ الْعُقَدِ وَ مِنْ شَرِّ حَاسِدٍ اِذَا حَسَدَ
اللہ کے نام سے میں آپکو دَم کرتا ہوں۔ اللہ آپ کو ہر اس بیماری سے شفاء دے جو آپ کے اندر ہے، گرہوں میں پھونک مارنے والیوں کے شر سے اور ہر حسد کرنے والے کے حسد سے، جب وہ حسد کرے۔(۲۰)

رسول اللہ ﷺ کی یہ عادتِ کریمہ تھی کہ آپ دَم کرنے وکرانے سے متعلق لوگوں کو رغبت دیتے تھے تاکہ لوگ ان دعاؤں اور کلمات کو سیکھیں یاد کریں اور اس پر عمل پیرا ہوں۔ ابن قیم الجوزیہ محمد بن ابی بکر بن ایوب الدمشقی الحنبلی (متوفی: ۷۵۱ھ) لکھتے ہیں:
ابن شہاب زہری بیان کرتے ہیں کہ صحابہ کرام علیہم الرضوان میں سے کسی شخص کو سانپ نے ڈس لیا تو رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: کوئی دَم کرنے والا ہے؟ لوگوں نے کہا: یا رسول اللہ ﷺ! آلِ حزم سانپ کا دَم کیا کرتے تھے، جب سے آپ ﷺ نے منع فرمایا ہے انہوں نے دَم کرنا ترک کر دیا ہے۔ آپ ﷺ نے فرمایا: عمارہ بن حزم کو بلاؤ، وہ آئے اور انہوں نے دَم کے الفاظ آپ کو سنائے۔ آپ ﷺ نے فرمایا: ان میں کوئی حرج نہیں، انہیں اجازت مرحمت فرمائی اور انہوں نے دَم کیا۔(۲۱)

دوسری روایت میں بچھو کا بھی ذکر ہے جیسا کہ امام مسلم بن حجاج بن مسلم القشیری (متوفی: ۲۶۱ھ) نقل فرماتے ہیں: حضرت عمرو بن حزم والے رسول اللہ ﷺ کے پاس حاضر ہوئے اور کہا یا رسول اللہ ﷺ! ہمیں پاس ایک ایسا دَم ہے جو ہم بچھو کے کاٹنے پر کرتے ہیں، اور چونکہ آپ ﷺ نے دَم کرنے سے منع کر دیا ہے، حضرت جابر رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ انہوں نے اس دَم کو رسول اللہ ﷺ پر پیش کیا، تو آپ ﷺ نے فرمایا: میں اس دَم کے الفاظ میں کوئی حرج نہیں سمجھتا، تم میں سے جس شخص سے ہو سکے کہ وہ اپنے بھائی کو نفع پہنچائے تو اسے چاہیے کہ وہ ضرور نفع پہنچائے۔(۲۲)

مذکورہ احادیث مبارکہ سے یہ بھی معلوم ہوا کہ اچھے کلمات سے دَم کرنے میں کوئی حرج نہیں، مزید کچھ اور بھی روایات موجود ہیں جس سے زمانۂ جاہلیت کے کچھ کلمات اور دم کا ذکر ملتا ہے جیسا کہ امام مسلم بن حجاج بن مسلم القشیری (متوفی: ۲۶۱ھ) نقل فرماتے ہیں: حضرت عوف بن مالک اشجعی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ فرماتے ہیں، ہم زمانۂ جاہلیت میں دَم کرتے تھے تو ہم نے عرض کیا: یا رسول اللہ ﷺ! اس بارے میں آپ کی کیا رائے ہے؟ تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اپنے دَم کو میرے سامنے بیان کرو (دَم کے الفاظ سن کر ارشاد فرمایا:) ایسے دَم میں کوئی حرج نہیں ہے جس میں شرک نہ ہو (۲۳)۔

اس حدیث مبارک سے معلوم ہوا کہ الفاظ جس زباں کے بھی ہوں اگر ان میں شرک کا شائبہ نہ ہو تو اس سے دَم کرنا کرانا جائز ہے۔
امام حکیم ترمذی ابوعبداللہ محمد بن علی بن الحسن بن بشر (متوفی ۳۲۰ھ) لکھتے ہیں: حضرت جابر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ مدینہ مقدسہ میں ابو

مذکور نامی ایک شخص تھا جو بچھو کے کاٹے ہوئے شخص پر دَم کرتا تو فائدہ پہنچتا تھا۔ حضور اکرم ﷺ نے اس سے فرمایا: اے ابو مذکور! تم کن الفاظ میں دَم کرتے ہو؟ ہمارے سامنے پیش کرو، انہوں نے یہ کلمات سنائے:

شَجَّة قَرَنِيَة مِلْحَة بَحْرٍ قفْطا

آپ ﷺ نے فرمایا: ان الفاظ میں کوئی حرج نہیں ہے، تم دَم کیا کرو، یہ مواثیقِ سلیمان علیہ السلام سے لیے گئے ہیں۔ اور یہ لغتِ حمیریہ کے الفاظ ہیں۔ (۲٤)

اسی طرح ایک موقع پر رسول اللہ ﷺ کا دَم سیکھنے اور سکھانے سے متعلق ترغیب ارشاد فرمائی جیسا کہ حضرت شفاء بنت عبداللہ رضی اللہ عنہما فرماتی ہیں کہ حضور اکرم ﷺ تشریف لائے میں اس وقت سیدہ حفصہ رضی اللہ عنہا کے پاس موجود تھی آپ ﷺ نے فرمایا: کیا تم اس (حضرت حفصہ) کے پہلو کے پھوڑے کا دَم نہیں سکھا تیں؟ جیسا کہ تم نے اس کو لکھنا سکھایا ہے۔ (۲۵)

بعض احادیث میں استفہام کی بجائے امر کے الفاظ ہیں: (عَلِّمِيْهَا حَفْصَة) یہ دَم حفصہ کو سکھادو (۲٦)

قرآن وحدیث کی روشنی میں نظرِ بد کا ثبوت اور اس پر دَم کرانے کا حکم:

نَظرِ بد کا لگنا قرآن وسنّت سے ثابت ہے۔ قرآن کریم میں ہے کہ حضرت یوسف علیہ السلام کے بھائی جب کنعان سے مصر کی طرف جانے لگے تو انہیں ان کے والد حضرت یعقوب علیہ السلام نے ارشاد فرمایا: اور کہا اور میرے بیٹو ایک دروازے سے نہ داخل ہونا اور جدا جدا دروازوں سے جانا میں تمہیں اللہ سے بچا نہیں سکتا حکم تو سب اللہ ہی کا ہے میں نے اسی پر بھروسہ کیا اور بھروسہ کرنے والوں کو اسی پر بھروسہ چاہئے۔ (۲۷)

اسی طرح احادیث مبارکہ میں نظرِ بد، سانپ و بچھو کے ڈنک، پھوڑے، پھنسیوں جیسے امراض میں دَم کی اجازت عطا فرمائی ہے جیسا کہ امام مسلم بن حجاج بن مسلم القشیری (متوفی: ۲٦۱ھ) نقل فرماتے ہیں: حضرت انس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے نَظرِ بد، ڈنک اور پھوڑے پھنسیوں کی صورت میں دَم کروانے کی اجازت عطا فرمائی ہے (۲۸)

اس کے علاوہ دوسری روایات میں ہر مرض میں دَم کرنے کی عام اجازت عطا فرمائی ہے۔ جیسا کہ شیخ عبدالحق بن سیف الدین بن سعد اللہ المحدّث الدہلوی (متوفی ۱۰۵۲ھ) اس حدیث کی شرح میں لکھتے ہیں: یاد رہے کہ تمام بیماریوں اور تکلیفوں میں دَم کرنا جائز ہے، صرف ان تین کے ساتھ مخصوص نہیں، خاص طور پر ان کے ذکر کی وجہ یہ ہے کہ دوسری بیماریوں کی نسبت ان تین میں دَم زیادہ مناسب اور مفید ہے۔ (۲۹)

ترمذی کی روایت میں حضرت اسماء بنت عمیس رضی اللہ عنہا کا واقعہ موجود ہے جس پر ان کو آپ ﷺ نے دَم کرنے کی اجازت مرحمت فرمائی تھی۔ ابو عیسی محمد بن عیسیٰ ترمذی السلمی (متوفی ۲۷۹ھ) نقل فرماتے ہیں: حدیث شریف میں ہے کہ اسماء بنتِ عمیس نے عرض کیا: یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ

وآلہ وسلم جعفر کے بچّوں کو جلد جلد نظر ہوتی ہے کیا مجھے اجازت ہے کہ ان کے لئے عمل کروں رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اجازت ہے کیونکہ اگر کوئی شئے تقدیر پر سبقت لے جاسکتی ہے تو وہ نظرِ بد ہے۔(۳۰)

امام بخاری کی روایت میں حضرت سیّدَتُنا عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کو دَم کرنے کی اجازت دینے کا ذکر بھی موجود ہے۔ ابو عبداللہ محمد بن اسماعیل بخاری رحمۃ اللہ علیہ (متوفی ۲۵٦ ھ) نقل فرماتے ہیں: اُمّ المومنین حضرت سیّدَتُنا عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا فرماتی ہیں کہ نبی کریم ﷺ نے مجھے یا مطلقاً (تمام لوگوں کو) حکم فرمایا کہ نظرِ بد کا دَم کرایا جائے۔(۳۱)

نظرِ بد والے پر دَم کا حکم:

ابو عبداللہ محمد بن اسماعیل بخاری رحمۃ اللہ علیہ (متوفی ۲۵٦ ھ) نقل فرماتے ہیں:

عَنْ أُمِّ سَلَمَةَ ، رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا ، أَنَّ النَّبِيَّ رَأَى فِي بَيْتِهَا جَارِيَةً فِي وَجْهِهَا سَفْعَةٌ فَقَالَ اسْتَرْقُوا لَهَا فَإِنَّ بِهَا النَّظْرَةَ

حضرت اُمُّ المومنین حضرت سیّدَتُنا اُمّ سلمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا فرماتی ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے اپنے گھر میں ایک بچی کو دیکھا اس کے چہرے کا رنگ متغیر ہو رہا تھا۔ آپ ﷺ نے فرمایا: اس پر دَم کرو کیونکہ اس کو نظر لگی ہوئی ہے۔(۳۲)

اسی طرح ابو عمر یوسف بن عبداللہ بن محمد النمری القرطبیؒ (متوفی ٤٦۳ ھ) نقل فرماتے ہیں: ابو امامہ بن سہل حنیف رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے اپنے والد صاحب کو بیان کرتے ہوئے سنا کہ سہل بن حنیف رضی اللہ عنہ نے خرار (مدینہ کی ایک وادی) میں غسل کیا، اور انہوں نے اپنا جبہ اتارا، عامر بن ربیعہ رضی اللہ عنہ ان کو دیکھ رہے تھے، اور سہل بن حنیف گورے رنگ کے بہت خوبصورت شخص تھے۔ عامر بن ربیعہ نے انہیں دیکھ کر کہا: اتنے گورے رنگ کا اتنا خوبصورت جلد والا شخص میں نے اس سے پہلے نہیں دیکھا۔ سہل رضی اللہ عنہ کو بخار ہو گیا۔ ایک شخص نے رسول اللہ ﷺ کے پاس جا کر بتایا کہ سہل کو بہت تیز تپ چڑھ گیا ہے اور وہ آپ کے ساتھ چلنے کے قابل نہیں رہا۔ رسول اکرم ﷺ اس کے پاس تشریف لے گئے۔ سہل نے بتایا کہ اس طرح مجھے عامر نے نظر بھر کر دیکھا تھا، پھر مجھے بخار ہو گیا۔ آپ ﷺ نے عامر سے فرمایا: کہ تم کیوں اپنے بھائی کو قتل کرتے ہو اور تم نے کیوں نہیں کہا:

تَبَارَکَ اللّٰہُ اَحسَنُ الْخَالِقِیْنَ اَللّٰھُمَّ بَارِکْ فِیْہِ

(اس دعاء کی برکت سے نظر نہیں لگے گی) بے شک نظر کا لگنا حق ہے، تم اس کے لئے وضو کرو۔ عامر نے ان لئے وضو کیا، پھر وہ بالکل تندرست ہو کر رسول اللہ ﷺ کے ساتھ چلے گئے۔(۳۳)

اسی طرح امام ابن ماجہ نقل فرماتے ہیں: آپ ﷺ نے اسے حکم دیا کہ اپنے چہرے اور ہاتھوں کو کہنیوں سمیت دھوئے اور گھٹنوں کو اور ازار کے اندر

جسم کا حصّہ دھوئے۔ پھر آپ ﷺ نے حکم دیا کہ اس کے غسالہ کو سہل کے اوپر بہایا جائے۔(٣٤)
اس سے معلوم ہوا کہ نظرِ بد کا لگنا حق ہے اور یہ طریقہ نظرِ بد کو زائل کرنے کے لیے بہت مجرّب ہے بشرطیکہ یہ معلوم ہو کہ نظر کس کی لگی ہے۔
مذکورہ حدیث کا ثبوت دیگر کتب سے بھی ملتا ہے۔(٣٥)

صحابہ کرام اور تابعین رضی اللہ عنہم کا عمل بطورِ حجت:

ابھی تک تمام وہ روایات پیش کی گئی ہیں جن میں اللہ تبارک و تعالیٰ کی اجازت سے حضرت جبرئیل علیہ السلام کا دَم کرنا اور خود رسول کریم ﷺ کا دَم فرمانا اور دَم کی اجازت کرنے کا ذکر موجود تھا۔ اب کچھ ان روایات کا ذکر کیا جائے گا جس سے صحابہ کرام اور تابعین رضی اللہ عنہم کا ایک دوسرے کو دَم کرنا ثابت ہو گا۔ تاکہ صحابہ کرام علیہم الرضوان کا عمل بھی مسلمانوں کے لیے حجت بن جائے۔ جیسا کہ ابو عبداللہ محمد بن اسماعیل بخاری رحمۃ اللہ علیہ (متوفی ٢٥٦ ھ) نقل فرماتے ہیں:

حضرت عبدالعزیز بن صہیب رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں اور ثابت بنانی رضی اللہ عنہ حضرت انس رضی اللہ عنہ کی خدمت میں حاضر ہوئے تو حضرت ثابت رضی اللہ عنہ نے حضرت انس رضی اللہ عنہ سے عرض کیا: اے ابو حمزہ! مجھے تکلیف ہے۔

حضرت انس رضی اللہ عنہ نے فرمایا: کیا میں آپ پر ان کلمات سے دَم نہ کروں جن کلمات سے رسول اللہ ﷺ دَم فرماتے تھے؟ انہوں نے کہا کیوں نہیں تو حضرت انس رضی اللہ عنہ نے یہ کلمات کہے:

اَللّٰہُمَّ أَذْهِبِ الْبَأْسَ رَبَّ النَّاسِ اِشْفِ وَأَنْتَ الشَّافِيْ لَا شِفَاءَ اِلَّا شِفَائُکَ شِفَائً لَا یُغَادِرُ سَقَمًا

اے اللہ (عزّ و جلّ) تکلیف کو دور فرما اے لوگوں کے پروردگار اس بیمار کو شفا دے اور تو ہی شفا دینے والا ہے تیری شفا کے سوا کوئی شفا نہیں ایسی شفا دے جو ذرا سا مرض بھی نہ چھوڑے۔(٣٦)

دَم کرنے سے متعلق صحابہ کرام علیہم الرضوان کا اجتہاد اور تائید نبوی ﷺ:

ابو عبداللہ محمد بن اسماعیل بخاری رحمۃ اللہ علیہ (متوفی ٢٥٦ ھ) نقل فرماتے ہیں: حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ کے چند صحابہ سفر میں تھے۔ ان کا بعض عرب قبائل میں جانا ہوا، صحابہ کرام علیہم الرضوان نے ان سے مہمانی کا مطالبہ کیا لیکن انہوں نے انکار کر دیا۔ اس قبیلہ کے سردار کو ایک بچھو نے کاٹ لیا۔ انہوں نے اس کے لئے ہر جتن کیا، لیکن کوئی فائدہ نہ ہوا۔ بعض لوگوں نے مشورہ دیا کہ جو لوگ یہاں (باہر) ٹھہرے ہوئے ہیں ہو سکتا ہے ان کے پاس کوئی علاج ہو۔ وہ لوگ (صحابہ کرام علیہم الرضوان کے پاس) آئے اور کہا:

اے مسافرو! ہمارے سردار کو بچھو نے کاٹ لیا ہے اور ہم ہر قسم کی کوشش کر چکے ہیں لیکن اسے کسی چیز سے فائدہ نہیں ہوا۔ کیا تم میں سے کسی کے پاس

کوئی علاج ہے ؟

ایک صحابیِ رسول رضی اللہ عنہ نے فرمایا: ہاں ! اللہ کی قسم میں دَم کرتا ہوں، لیکن ہم نے تم سے مہمانی طلب کی اور تم نے ہماری مہمانی نہیں کی۔اب میں تمہیں قطعاً دَم نہیں کروں گا،جب تک تم مجھے کوئی معاوضہ نہ دو۔انہوں نے بکریوں کی ایک معین تعداد طے کی تو وہ صحابی رضی اللہ عنہ تشریف لے گئے اور سورۂ فاتحہ پڑھ کر دَم فرمایا۔تو وہ سردار اس تکلیف سے یوں آزاد ہو گیا جس طرح کوئی بندھی ہوئی چیز رسی سے آزاد ہو جائے۔

سردار نے کہا: ان لوگوں سے تم نے جس معاوضے کا وعدہ کیا ہے وہ انہیں پورا پورا دے دو۔ بعض صحابہ کرام علیہم الرضوان نے فرمایا کہ یہ معاوضہ تقسیم کرو، لیکن جنہوں نے دَم کیا تھا انہوں نے کہا کہ اس وقت تک تقسیم نہ کرو جب تک ہم رسول اللہ ﷺ کی باگاہ میں حاضر ہو کر پورا ماجرہ نہ سنادیں، پھر دیکھیں کہ آپ ﷺ کیا حکم فرماتے ہیں۔تو وہ رسول اللہ ﷺ کی بارگاہ میں حاضر ہوئے اور مکمل واقعہ عرض کیا۔

حضور اکرم ﷺ نے فرمایا: تم نے کس طرح جانا کہ یہ دَم ہے ؟ پھر آپ ﷺ نے فرمایا: تم نے درست کیا،اسے تقسیم کرو اور اس میں اپنے ساتھ ہمارا حصّہ بھی مقرر کرو۔ پھر حضور اکرم نور مجسّم شاہِ بنی آدم صلی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہ وسلم مسکرائے۔(۳۷)

یہ حدیث: صحیح مسلم، سنن ابی داود، سنن ترمذی، سنن ابن ماجہ، السنن الکبریٰ للنسائی، مسند احمد، مصنف لابن ابی شیبہ، سنن دار قطنی، صحیح ابن حبان، مستدرک للحاکم، شعب الایمان، عمل الیوم واللیلۃ، نیل الاوطار میں بھی موجود ہے۔

ابن قیم الجوزیہ محمد بن ابی بکر بن ایوب الدمشقی الحنبلی (متوفی: ۷۵۱ھ) مذکورہ روایت کے تحت لکھتے ہیں: سورۂ فاتحہ کی یہ تاثیر وہاں ہوئی جو قبولیت کا مقام نہیں کیونکہ اس گاؤں کے لوگ غیر مسلم، بخیل اور گنوار تھے۔ پھر اندازہ لگایئے کہ جو جگہ اثر کے قابل ہو (یعنی جب مسلمان پر دَم کیا جائے) وہاں دَم کی تاثیر کا کیا عالم ہو گا۔(۳۸)

یعنی جب ایک غیر مسلم کو اس قدر فائدہ پہنچا تو مسلمان کو کتنا فائدہ پہنچے گا؟ بشرطیکہ دَم کرنے اور کرانے والا دونوں یقین واعتقاد کی دولت سے مالامال ہوں ۔

منکرینِ دَم پر حافظ ابن حجر عسقلانی کا ردِ بلیغ:

علمِ دین سے دوری کے باعث بعض لوگ یہ کہتے ہوئے نظر آتے ہیں کہ دَم کرنا درست نہیں ہے۔ایسے لوگ حافظ ابن حجر عسقلانی رحمۃ اللہ علیہ کی مندرجہ ذیل عبارت کو پڑھ کر چشمِ بصیرت حاصل کریں۔علامہ امام شہاب الدین احمد ابن حجر عسقلانی المصری الشافعی (۸۵۲ھ) لکھتے ہیں:

(وَمِنْ شَرِّالنَّفّٰثٰتِ فِي الْعُقَدِ)

اور ان عورتوں کے شر سے جو گروہوں میں پھونکتی ہیں (۳۹)

اسود بن یزید تابعی نے مذکورہ آیت سے دلیل پکڑتے ہوئے دَم کرنے کو مطلقاً مکروہ کہااور ابراہیم نخعی نے قرآن پڑھ کر دَم کرنے کو مکروہ کہا۔اسود بن یزید کے لئے تو اس آیت میں کوئی دلیل نہیں کیونکہ پھونک مار کر دَم کرنا تب مکروہ ہے جب جادو کے ذریعے ہو یا اہل باطل کا کلام ہو۔اس آیت میں مطلقاً پھونک مار کر دَم کرنے کی مذمت نہیں ہے کیونکہ یہ چیز احادیث صحیحہ سے ثابت ہے۔

رہے ابراہیم نخعی،ان پر تو خود حضرت سعید خدری رضی اللہ کی حدیث حجت ہے۔جس میں ہے کہ صحابہ کرام رضی اللہ عنہ نے بارگاہ رسالت مآب ﷺ میں قصّہ بیان کیااور عرض کیا کہ انہوں نے مریض پر سورۂ فاتحہ پڑھ کر تھوڑے سے آبِ دہن کی آمیزش کے ساتھ اس پر دَم کیا۔اس پر رسول اللہ ﷺ نے ان کو منع نہ فرمایا۔پس یہ پھونک مار کر دَم کرنے کی قوی دلیل ہے۔(۴۰)

خلاصہ:

اس مختصر سے آرٹیکل میں ایک طرف ہماری نظریاتی اصلاح ہوتی ہے اور دوسری طرف معاشرے میں بڑھتی ہوئی بے راہ روی اور گمراہیت سے بچنے کے لیے از خود قرآن وسنت پر عمل کرنے کا جذبہ بیدار ہوتا ہے۔اس میں قرآنی آیات اور مسنون دعاؤں سے شفایابی کا ثبوت بھی ملتا ہے اور ترغیب بھی ملتی ہے۔اس آرٹیکل میں بیماروں کے علاج کا روحانی طریقہ بتایا گیا ہے کہ کس طرح قرآنی آیات اور مسنون دعاؤں کے ذریعے ہم دم کر سکتے ہیں۔اور دم کرنے کا سنت طریقہ بھی بتایا گیا ہے۔اور ساتھ ہی ایسے جاہل لوگوں سے دور رہنے کی نصیحت کی گئی ہے جو جعلی پیر فقیر بن کر لوگوں کو دھوکا دیتے ہیں اور معاشرے میں فساد اور تباہی کا سبب بنتے ہیں۔جب یہ واضح عمل موجود ہے تو پھر اس عمل کے خلاف کسی کا قول وہ بھی بلا دلیل ہر گز قابلِ قبول نہیں۔لہٰذا قرآن وحدیث کے تمام دلائل سے یہ مسئلہ واضح ہو گیا کہ دَم کرنااور کروانا نہ صرف جائز بلکہ سنّتِ نبوی ﷺ سے ثابت ہے اور صحابہ کرام علیہم الرضوان کا اس پر عمل ہمارے لیے حجت اور مشعلِ راہ ہے۔

اللہ تعالی کی بارگاہ میں دعاء ہے کہ ہمیں سنتِ نبوی ﷺ کے مطابق زندگی گزارنے کی توفیق عطا فرمائے اور جو لوگ اس جائز کام کی آڑ میں ناجائز خرافات میں مبتلا ہیں ان کو ہدایت عطا فرمائے،اور عوام الناس کو جعلی عاملین سے بچنے اور قرآن وسنت کے مطابق روحانی علاج کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔(آمین)

حوالہ جات

(١) ابن منظور، ابوالفضل جمال الدین محمد بن مکرم الانصاری الافریقی(٦٣٠ھ-٧١١ھ/1232ء-1311ء)۔لسان العرب۔حرف: تفل، ج ١١، ص ٧٧، بیروت، لبنان: دار صادر۔

(٢) ایضاً، حرف: نفث، ج ٢، ص ١٩٥

(٣) ایضاً، حرف: نفخ، ج ٣، ص ٦٢

(٤) ایضاً، حرف: ریق، ج ١٠، ص ١٣٥

(٥) لسان العرب، حرف: بزق، ج ١٠، ص ١٩

(٦) ابن قیم الجوزیہ، محمد بن ابی بکر بن ایوب الدمشقی الحنبلی(٦٩١ھ/٧٥١ھ)۔زاد المعاد فی ھدیہ خیر العباد۔الطب النبوی، فصول فی ھدیہٖ فی العلاج بالادویۃ الروحانیۃ الالھیۃ، نفس الراقی تفعل فی النفس المرقی، ج ٤، ص ١٦٤، الکویت، مکتبۃ المنار الاسلامیہ، 1986ء۔

(٧) مسلم، ابوالحسین مسلم بن الحجاج بن مسلم بن قشیری نیشاپوری(٢٠٦ھ/٢٦١ھ/821ء-875ء)۔الصحیح۔کتاب السّلام، باب الطب والمرض والرقی، رقم الحدیث: ٢١٨٦، ج ٤ ص ١٧١٨، بیروت، لبنان: دار احیاء التراث العربی۔

(٨) ایضاً، رقم، ٢١٨٥، ج ٤ ص ١٧١٨

(٩) سورۃ التحریم، آیت: ٦

(١٠) سیوطی، جلال الدین ابوالفضل عبدالرحمن بن ابی بکر بن محمد بن ابی بکر بن عثمان(٨٤٩ھ/٩١١ھ/1445ئ-1505ء)۔الجامع الاحادیث۔حرف الھمزۃ، الھمزۃ مع التائ، رقم الحدیث: ٣٠١ ج ١ ص ١٨٦، بیروت، لبنان: دار الفکر۔

(١١) بخاری، ابوعبداللہ محمد بن اسماعیل بن ابراہیم بن مغیرہ(١٩٤ھ/٢٥٦ھ/810ء-870ء)۔الصحیح۔کتاب الطب، باب: رقیۃ الحیۃ والعقرب، رقم: ٥٤٠٩ ج ٥ ص ٢١٦٧، بیروت، لبنان: دار ابن کثیر، الیمامہ، الطبعۃ الثالثۃ: ١٤٠٧ھ۔

(١٢) مسلم، ابوالحسین مسلم بن الحجاج بن مسلم بن قشیری نیشاپوری(٢٠٦ھ/٢٦١ھ/821ء-875ء)۔الصحیح۔کتاب الاسلام، باب: استحباب الرقیۃ من العین والنملۃ والحمۃ والنظرۃ، رقم الحدیث: ٢١٩٣، ج ٤ ص ١٧٢٤، بیروت، لبنان: دار احیاء التراث العربی۔

(١٣) ابن ماجہ، ابوعبداللہ محمد بن یزید قزوینی(٢٠٩ھ/٢٧٣ھ/824ء-887ء)۔السنن۔کتاب الطب، باب: رقیۃ الحیۃ والعقرب، ج ٢، ص ١١٦٢، رقم الحدیث: ٣٥١٧، بیروت، لبنان: دار الفکر۔

(١٤) بخاری، ابوعبداللہ محمد بن اسماعیل بن ابراہیم بن مغیرہ(١٩٤ھ/٢٥٦ھ/810ء-870ء)۔الصحیح۔کتاب فضائل القرآن، باب: فضل المعوذات، ج ٤ ص ١٩١٦، الرقم الحدیث ٤٧٢٩، بیروت، لبنان: دار ابن کثیر، الیمامہ، الطبعۃ الثالثۃ: ١٤٠٧ھ۔

(١٥) ابوداود، سلیمان بن اشعث سجستانی(٢٠٢ھ/٢٧٥ھ/817ء-889ء)۔السنن۔رقم الحدیث ٥٠٥٦، بیروت، لبنان: دار الکتاب العربی۔

(١٦) مسلم، ابوالحسین مسلم بن الحجاج بن مسلم بن قشیری نیشاپوری(٢٠٦ھ/٢٦١ھ/821ء-875ء)۔الصحیح۔رقم الحدیث، ٥٦٧٩، بیروت، لبنان: دار احیاء التراث العربی۔

(١٧) سیوطی، جلال الدین ابوالفضل عبدالرحمن بن ابی بکر بن محمد بن ابی بکر بن عثمان(٨٤٩ھ/٩١١ھ/1445ئ-1505ء)۔الاتقان فی علوم القرآن۔النوع الخامس والسبعون فی خواص القرآن، ج ٢، ص ٤٩٩، رقم: ٦١٠٢، المکتبۃ الشاملۃ۔

(١٨) مسلم، ابوالحسین مسلم بن الحجاج بن مسلم بن قشیری نیشاپوری(٢٠٦ھ/٢٦١ھ/821ء-875ء)۔الصحیح۔کتاب الاسلام، باب: رقیۃ المریض بالمعوِّذات والنفث، رقم الحدیث: ٢١٩٢، ج ٤ ص ١٧٢٣، بیروت، لبنان: دار احیاء التراث العربی۔

(١٩) طبرانی، ابوالقاسم سلیمان بن احمد بن ایوب بن مطیر اللخمی(٢٦٠ھ-٣٦٠ھ/873ء-970ء)۔المعجم الکبیر۔باب السین، السائب بن یزید الکندی ابن اخت النمر بن قاسم، رقم الحدیث: ٦٦٩٢،

ج۷ص ۱۵۹، موصل، عراق: مکتبۃ العلوم والحکم، ۱٤۰٤ ھ/1984ء۔

(۲۰) ابن ماجہ، ابوعبداللہ محمد بن یزید قزوینی (۲۰۹ھ/۲۷۳ھ/824ء۔887ء)۔السنن۔ کتاب الطب، باب: ماعوذ بہ النبیؐ، ج ۲، ص ۱۱٦٤، رقم الحدیث: ۳۵۲٤، بیروت، لبنان: دار الفکر۔

(۲۱) ابن قیم الجوزیہ، محمد بن ابی بکر بن ایوب الدمشقی الحنبلی (٦۹۱ھ/۷۵۱ھ)۔زاد المعاد فی ھدیہ خیر العباد۔الطب النبوی، فصول فی ھدیہؐ فی العلاج بالادویۃ الروحانیۃ الالھیۃ، فی ھدیہؐ فی رقیۃ الحیۃ، ج ٤، ص ۱٦٤، الکویت، مکتبۃ المنار الاسلامیہ، 1986ء۔

(۲۲) مسلم، ابوالحسین مسلم بن الحجاج بن مسلم بن قشیری نیشاپوری (۲۰٦ھ/۲٦۱ھ/821ء۔875ء)۔الصحیح۔ کتاب الاسلام، باب: استحباب الرقیۃ من العین والنملۃ والحمۃ والنظرۃ، رقم الحدیث: ۲۱۹۹، ج ٤ ص ۱۷۲٦، بیروت، لبنان: دار احیاء التراث العربی۔

(۲۳) ایضاً، کتاب الاسلام، باب: لا بأس بالرقی مالم یکن فیہ شرک، رقم الحدیث: ۲۲۰۰، ج ٤ ص ۱۷۲۷

(۲٤) حکیم ترمذی، ابوعبداللہ محمد بن علی بن حسن بن بشیر (متوفی ۳۲۰ھ)۔نوادر الاصول فی احادیث الرسول۔الأصل الثالث والثمانون فی التنبیہ علی أن العقوبۃ من اللہ تعالی تعم والرحمۃ للمطیع، ج ۱، ص ۲۰۸، بیروت، لبنان: دار الجلیل، 1992ء۔

(۲۵) ابوداود، سلیمان بن اشعث سجستانی (۲۰۲ھ/۲۷۵ھ/817ء۔889ء)۔السنن۔ کتاب الطب، باب ماجاء فی الرقی، رقم الحدیث: ۳۸۸۹، ج ٤، ص ۱۳، بیروت، لبنان: دار الکتاب العربی۔

(۲٦) احمد بن حنبل، ابوعبداللہ شیبانی (۱٦٤ھ۔۲٤۱ھ/780ء۔855ء)۔المسند۔ باقی مسند الانصار، حدیث حفصۃ أم المؤمنین بنت عمر بن الخطاب رضی اللہ عنہ، رقم الحدیث: ۲٦٤۹۲، ج٦، ص ۲۸٦، قرطبۃ، قاھرۃ: مؤسسۃ۔

(۲۷) سورۃ یوسف، آیت: ٦۷

(۲۸) مسلم، ابوالحسین مسلم بن الحجاج بن مسلم بن قشیری نیشاپوری (۲۰٦ھ/۲٦۱ھ/821ء۔875ء)۔الصحیح۔ کتاب الاسلام، باب: استحباب الرقیۃ من العین والنملۃ والحمۃ والنظرۃ، رقم الحدیث: ۲۱۹٦، ج ٤ ص ۱۷۲۵، بیروت، لبنان: دار احیاء التراث العربی۔

(۲۹) عبدالحق محدث دہلوی، شیخ (۹۵۸ھ۔۱۰۵۲ھ/1551ء۔1642ء)۔اشعۃ اللمعات شرح مشکوٰۃ المصابیح (فارسی)۔ج ۳، ص ۵٤٦، سکھر، پاکستان: مکتبہ نوریہ رضویہ، 1976ء۔

(۳۰) ترمذی، ابوعیسیٰ محمد بن عیسیٰ بن سورہ بن موسیٰ بن ضحاک (۲۰۹ھ/۲۷۹ھ/825ء۔892ء)۔السنن۔ کتاب الطب، باب الرقیۃ من العین، ج ٤، ص ۳۹۵، رقم الحدیث: ۲۰۵۹، بیروت، لبنان: دار احیاء التراث العربی۔

(۳۱) بخاری، ابوعبداللہ محمد بن اسماعیل بن ابراہیم بن مغیرہ (۱۹٤ھ/۲۵٦ھ/810ء۔870ء)۔الصحیح۔ کتاب الطب، باب: رقیۃ العین، ج ۵ ص ۲۱٦٦، الرقم الحدیث: ۵٤۰٦، بیروت، لبنان: دار ابن کثیر، الیمامہ، الطبعۃ الثالثۃ: ۱٤۰۷ھ۔

(۳۲) ایضاً، رقم الحدیث: ۵٤۰۷،

(۳۳) عبدالبر النمری، الحافظ یوسف بن عبداللہ بن القرطبی المالکی (متوفی ٤٦۳ھ)۔التمہید لما فی المؤطا من المعانی والاسانید۔ تابع لحرف المیم، محمد بن ابی امامۃ، الحدیث الاوّل، ج ۱۳، ص ۷۰، قاھرۃ، مصر: مؤسسۃ القرطبۃ۔

(۳٤) ابن ماجہ، ابوعبداللہ محمد بن یزید قزوینی (۲۰۹ھ/۲۷۳ھ/824ء۔887ء)۔السنن۔ کتاب الطب، باب: العین، ج ۲، ص ۱۱٦۰، رقم الحدیث: ۳۵۰۹، بیروت، لبنان: دار الفکر۔

(۳۵) ایضاً، رقم الحدیث: ۳۵۰۹۔

(۳٦) بخاری، ابوعبداللہ محمد بن اسماعیل بن ابراہیم بن مغیرہ (۱۹٤ھ/۲۵٦ھ/810ء۔870ء)۔الصحیح۔ کتاب الطب، باب: رقیۃ النبیؐ، ج ۵ ص ۲۱٦۷، الرقم الحدیث: ۵٤۱۰، بیروت، لبنان: دار ابن کثیر، الیمامہ، الطبعۃ الثالثۃ: ۱٤۰۷ھ۔

(۳۷) ایضاً، کتاب الاجارۃ، باب: مایعطی فی الرقیۃ، ج ۲، ص ۷۹۵، الرقم الحدیث: ۲۱۵٦

(۳۸) ابن قیم الجوزیہ، محمد بن ابی بکر بن ایوب الدمشقی الحنبلی (٦۹۱ھ/۷۵۱ھ)۔مدارج السالکین فی شرح منازل السائرین۔ فصل وأما تضمنہا الشفاء للأبدان فنذکر منہ ماجاءت بہ السنۃ، ج ۱، ص ۷۹،

بیروت، لبنان: دار الکتاب العربی، ۱۳۹۳ھ۔

(۳۹) سورۃ الفلق، آیت: ٤

(٤٠) ابن حجر عسقلانی، احمد بن علی بن محمد بن محمد بن علی بن احمد الکنانی المصری الشافعی (۷۷۳ھ۔۸۵۲ھ/1372ء۔1449ء)۔ فتح الباری شرح صحیح البخاری۔ کتاب الطب، قولہ: باب النفث، ج۱۰، ص۲۰۹، بیروت، لبنان: دار المعرفہ، ۱۳۷۹ھ

References

(1) Ibn Manzoor, Abu al-Fazl Jamal al-Din Muhammad bin Makram al-Ansari al-Afriqi (630 AH. 711 AH / 1232 AD. 1311 AD). Language of the Arabs. Haraf: Tafel, vol. 11, p. 77, Beirut, Lebanon: Dar Sadir.

(2) Also, letter: Nafth, vol. 2, p. 195

(3) Also, letter: Nafakh, Vol. 3, p. 62

(4) Also, letter: Reeq, vol. 10, p. 135

(5) Al-Arab Language, letter: Bazaq, vol. 10, p. 19

(6) Ibn Qayyim al-Jawziyya, Muhammad bin Abi Bakr bin Ayyub al-Dumashqi al-Hanbali (691 AH / 751 AH). Al-Tib al-Nabawi, Chapters in the gift of God, in the treatment of the medicine of the soul, Nafs al-Raqi Tafili fi Nafs al-Marqi, Vol.

(7) Muslim, Abu Husayn Muslim bin Al-Hajjaj Qashiri Neshapuri (206 AH / 261 AH / 821 AD - 875 AD). The correct Kitab al-Salam, chapter on medicine and disease and al-raqi, hadith number: 218, vol. 4, p. 1718, Beirut, Lebanon: Dar Ihya al-Tarath al-Arab.

(8) Also,

(9) Surat al-Tahreem, verse: 6

(10) Suyuti, Jalaluddin Abul Fazl Abdul Rahman bin Abi Bakr bin Muhammad bin Abi Bakr bin Uthman (849 AH/911 AH/1445 AH/1505 AH). Harf Al-Hamza, Al-Hamza with Al-Ta'i, Hadith Number: 301c 1 p. 186, Beirut, Lebanon: Dar al-Fikr.

(11) Bukhari, Abu Abdullah Muhammad bin Ismail (194 AH/256 AH/810 AH. 870 AH). Al-Sahih Kitab Al-Tib, Chapter: Ruqiyyah Al-Hayyah and Scorpion, Number: 5409, Volume 5, p. 2167, Beirut, Lebanon.

(12) Muslim, Abul Hussain Muslim bin Al-Hajjaj Qashiri Neshapuri (206 AH / 261 AH / 821 AD. 875 AD). The correct Kitab al-Islam, Chapter: Istihab al-Raqiya min al-Ayn wa Namlat wa Hamma wa Nazar, Hadith Volume: 2193, Vol.

(13) Ibn Majah, Abu Abdullah Muhammad bin Yazid Qazwini (209 AH / 273 AH / 824 AD - 887 AD). Al-Sunan Kitab al-Tabb, chapter: Ruqiyyah al-Hayyah and Al-Aqrab, vol. 2, p. 1162, hadith number: 3517, Beirut, Lebanon: Dar al-Fikr.
(14) Bukhari, Abu Abdullah Muhammad bin Ismail bin Ibrahim bin Mughira (194 AH/256 AH/810 AH. 870 AH). Al-Sahih Kitab Al-Fadail Al-Qur'an, Chapter: Fazl Al-Ma'awzat, Vol. 4 p. 1916, Al-Riqam Al-Hadith 4729, Beirut, Lebanon: Dar Ibn Kathir, Al-Iyama, Al-Tabbat Al-Thirih: 1407 AH.
(15) Abu Daw, Sulaiman bin Ash'ath Subhastani (202 AH / 275 AH / 817 AD - 889 AD). Al-Sunan Hadith Volume 5056, Beirut, Lebanon: Dar al-Kitab al-Arabi.
(16) Muslim, Abu Husayn Muslim bin Al-Hajjaj Qashiri Neshapuri (206 AH / 261 AH / 821 AD - 875 AD). The correct Zaar al-Hadith, 5679, Beirut, Lebanon: Dar Ihya al-Tarath al-Arab
(17) Suyuti, Jalaluddin Abul Fazl Abdul Rahman bin Abi Bakr bin Muhammad bin Abi Bakr bin Uthman (849 AH/911 AH/1445 AH/1505 AH). Al-Itqan in the sciences of the Qur'an. The 5th and 70th type of Quwas Al-Qur'an, Vol. 2, p. 499, Amount: 6102, Al-Muktab Al-Shamilah.
(18) Muslim, Abu Husayn Muslim bin Al-Hajjaj Qashiri Neshapuri (206 AH / 261 AH / 821 AD - 875 AD). The correct Kitab al-Islam, Chapter: Ruqiyyah al-Maridh with Muawizzat and Nafs, Number of Hadith: 2192, Vol. 4, p. 1723, Beirut, Lebanon: Dar Ihya al-Tarath al-Arab.
(19) Tabrani, Abu al-Qasim Sulaiman bin Ahmad bin Ayyub bin Mutair al-Lakhmi (260 AH. 360 AH / 873 AD. 970 AD). Al-Mu'jam al-Kabeer. Bab al-Sain, Al-Saib bin Yazid al-Kindi Ibn Akhtar al-Nimr bin Qasim, Hadith Number: 6692, Volume 7, p. 159, Mosul, Iraq: Maktab al-Uloom wal-Hikam, 1404 AH/1984.
(20) Ibn Majah, Abu Abdullah Muhammad bin Yazid Qazwini (209 AH / 273 AH / 824 AD - 887 AD). Al-Sunan Kitab al-Tabb, chapter: Ma awz bah al-Nabi, vol. 2, p. 1164, number of hadith: 3524, Beirut, Lebanon: Dar al-Fikr.
(21) Ibn Qayyim al-Jawziyya, Muhammad bin Abi Bakr bin Ayyub al-Dumashqi al-Hanbali (691 AH / 751 AH). Al-Tib al-Nabawi, Chapters in Hadiya sallallahu alaihi wa sallam fi al-ul-Hadiya al-Ruhaniyyah al-Hiyyah, in al-Hadiya sallallaahu alayhi wa sallam fi Ruqiyyah al-Hayyah, Vol. 4, p. 164, Al-Kuwait, Al-Manar al-Islamiyya School, 1986.
(22) Muslim, Abul Husayn Muslim bin Al-Hajjaj Qashiri Neshapuri (206 AH / 261 AH / 821 AD. 875 AD). The correct Kitab al-Islam, chapter: Istahbab al-Raqiya min al-Ain wa namlat wa hamma wa al-Nazar, hadith number: 2199, vol. 4, p. 1726, Beirut, Lebanon: Dar Ihya al-Tarath al-Arab.
(23) Also, Kitab al-Islam, chapter: La bash balarqi ma lam yakin fiyh shirk, hadith number: 2200, vol. 4 p. 1727

(24) Hakim Tirmidhi, Abu Abdullah Muhammad bin Ali bin Hasan bin Bashir (died 320 AH). Nawader al-Asul Fayadis al-Rasoul. Al-Al-Irhi wa Al-Thamnoon Fi al-Tanbiyyah Ali An Al-Aquba Min Allah Ta'am Wa Arrahmah Lalmat'i, vol. 1, p. 208, Beirut, Lebanon: Dar Al-Jalil, 1992.

(25) Abu Daud, Sulaiman bin Ash'ath Subhastani (202 AH / 275 AH / 817 AD - 889 AD). Al-Sunan Kitab al-Tabb, Chapter Ma Jaya fi al-Raqqi, Hadith Volume: 3889, Vol. 4, P. 13, Beirut, Lebanon: Dar al-Kitab al-Arabi.

(26) Ahmad bin Hanbal, Abu Abdullah Shaibani (164 AH. 241 AH / 780 AH. 855 AH). Al-Musnad The rest of Musnad al-Ansar, Hadith Hafsa Umm al-Mu'minin bint Umar bin Al-Khattab Radi Allahu Anhu, Hadith Number: 26492, Vol.

(27) Surah Yusuf, verse: 67

(28) Muslim, Abu Husayn Muslim bin Al-Hajjaj bin Muslim bin Qashiri Neshapuri (206 AH / 261 AH / 821 AD - 875 AD). The correct Kitab al-Islam, Chapter: Istihab al-Raqiya min al-Ayn wa Namlat wa Hamma wa Nazar, Hadith Volume: 2196, Vol.

(29) Abdul Haq Muhaddith Dehlavi, Sheikh (958 AH. 1052 AH / 1551 AH 1642). Isha'at-ul-Ma'at Sharh Mishkut Al-Masabih (Persian). Vol. 3, p. 546, Sukkur, Pakistan: Maktaba Nooriya Rizwiah, 1976.

(30) Tirmidhi, Abu Isa Muhammad bin Isa bin Surah bin Musa bin Dhahaq (209 AH / 279 AH / 825 AD - 892 AD). Al-Sunan. Kitab Al-Tib, Chapter Al-Raqiyah Min Al-Ain, Vol. 4, p. 395, Number of Hadith: 2059, Beirut, Lebanon: Dar Ihya Al-Tarath Al-Arabi.

(31) Bukhari, Abu Abdullah Muhammad bin Ismail bin Ibrahim bin Mughira (194 AH/256 AH/810 AH. 870 AH). The correct Kitab al-Tabb, chapter: Ruqiyyah al-Ain, vol. 5, p. 2166, al-Riqam al-Hadith: 5406, Beirut, Lebanon: Dar Ibn Kathir, al-Imamah, al-Tabbat Al-Thirah: 1407 AH.

(32) Also, the amount of Hadith: 5407,

(33) Abd al-Nimri, al-Hafiz Yusuf bin Abdullah bin Al-Qurtubi al-Maliki (died 463 AH). Al-Tamaheed Lama Fi Al-Mu'atta Min Al-Mu'ani Wala Asanid. According to Haraf al-Mim, Muhammad bin Abi Imamah, Hadith al-Awal, vol. 13, p. 70, Cairo, Egypt: Al-Qurtuba Institute.

(34) Ibn Majah, Abu Abdullah Muhammad bin Yazid Qazwini (209 AH / 273 AH / 824 AD - 887 AD). Al-Sunan Kitab Al-Tabb, Chapter: Al-Ayn, Vol. 2, p. 1160, Number of Hadith: 3509, Beirut, Lebanon: Dar al-Fikr.

(35) Also, amount of hadith: 3509.

(36) Bukhari, Abu Abdullah Muhammad bin Ismail bin Ibrahim bin Mughirah (194 AH/256 AH/810 AH. 870 AH). Al-Sahih Kitab al-Tib, chapter: Ruqiyyah al-Nabi, vol. 5, pp. 2167, al-Raqam al-Hadith: 5410, Beirut, Lebanon: Dar Ibn Kathir, al-Imamah, al-Tabbat Al-Thirih: 1407 AH.
(37) Also, Kitab Al-Ajarah, Chapter: Ma Yaati Fi Ruqiyyah, Vol. 2, P. 795, Al-Riqam Al-Hadith: 2156
(38) Ibn Qayyim al-Jawziyya, Muhammad bin Abi Bakr bin Ayub al-Dumashqi al-Hanbali (691 AH / 751 AH). Madaraj al-Salkin per rate Manazil al-Sayreen. Fasl and Amma Taalmiha Lashifa for all eternity, the mention of the mouth of the mouth of the Sunnah, vol. 1, p. 79, Beirut, Lebanon: Dar al-Kitab al-Arabi, 1393 AH.
(39) Surat al-Falaq, verse: 4
(40) Ibn Hajar Asqalani, Ahmad bin Ali bin Muhammad bin Muhammad bin Ali bin Ahmad Al-Kanani al-Masri al-Shafi'i (773 AH. 852 AH / 1372 AH. 1449 AH). Fath al-Bari Sharh Sahih al-Bukhari. Kitab al-Tib, Qula,: Bab al-Nafth, vol. 10, p. 209, Beirut, Lebanon: Dar al-Marifa, 1379 AH.